

آسمان کی تیاری
موعظہ نمبر 3538

ایک خطبہ

شائع شدہ: جمعرات، 16 نومبر، 1916

بیان کردہ: سی۔ ایچ۔ سپرجین
میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن

”اب وہی جس نے ہمیں اسی چیز کے لیے تیار کیا ہے، خدا ہے، جس نے ہمیں رُوح کا بیعانہ بھی دیا ہے۔“
کرنٹھیوں 5:5

کس قدر اعتماد کے ساتھ پالوس موت کے امکان پر غور کرتا ہے! وہ کسی قسم کی لرزتی ہوئی بے یقینی کو ظاہر نہیں کرتا۔ وہ نہ صرف رضا و تسلیم کے ساتھ، بلکہ یقین اور دلیری کے ساتھ، سکون اور اطمینان میں نظر آتا ہے۔ وہ خوشی اور مسرت کے ساتھ، بلکہ گویا سحر زدہ ہو کر اس امید میں ہے کہ اُس کا جسم تحلیل ہو جائے اور وہ اس نئے جسم سے ملیں جو خدا نے اپنے مقدسوں کے لیے تیار کیا ہے۔ جو کوئی قبر اور حیات بعد از مرگ کے بارے میں ایسی بصیرت، غور و فکر، ایمان اور شدید اشتیاق کے ساتھ گفتگو کر سکتا ہے جیسے پالوس نے کی، وہ شخص رشک کے قابل ہے۔

شہزادے بخوشی اپنے تاجوں کو چھوڑ سکتے ہیں اگر انہیں ایسی یقینی اور پختہ امید مل جائے جو حیاتِ ابدی کی ضامن ہو۔ اگر بادشاہ اپنی دولت، عزت اور سلطنتوں کا تبادلہ کر کے اُس خاکسار خیمہ دوز کے ساتھ اُس کی غربت میں کھڑے ہونے کے قابل ہو جائیں، تو وہ حقیقتاً بڑے فائدے میں ہوں گے۔ اگر وہ پالوس کی مانند کہہ سکتے، ”ہم ہمیشہ دلیر ہیں، اور بدن سے جدا ہو کر خداوند کے ساتھ حاضر ہونا زیادہ پسند کرتے ہیں،“ تو وہ باسانی زمینی رُتبے کو ایسی لازوال جزا کے عوض دے سکتے تھے۔

آسمان کے اِس جانب، موت کے دریا سے گزرنے کے لیے مکمل طور پر تیار ہونے سے زیادہ آسمانی چیز کیا ہو سکتی ہے؟ دوسری طرف، وہ لوگ کتنے خوفناک اور مایوس کن حالت میں ہوں گے جن کے آگے مرنے کے سوا کچھ نہیں، جنہیں کوئی امید نظر نہیں آتی، اور نہ کوئی راستہ سجھائی دیتا ہے۔ جن کا آخری زیور کفن ہے، اور اُن کی منزل قبر اور مٹی۔ اگر اُن کے پاس دوبارہ جی اُٹھنے کی کوئی امید نہ ہو، نہ ہی کسی بہتر میراث کا تصور ہو جو انہیں ہمیشہ کے لیے اپنا لے، اور نہ خدا کو رُو بُرو دیکھنے کی کوئی خوشی ہو، تو بے شک وہ موت کے ذکر کو ناپسند کریں گے۔ اسی لیے وہ اس کے خیال سے بھی بھاگتے ہیں، چہ جائیکہ کہ عام گفتگو میں اسے برداشت کریں۔ حیرت کی بات نہیں کہ وہ فانی سایہ سے بھی گھبراتے ہیں، جب کہ وہ اپنی جان کے رخصت ہونے کے لیے بالکل تیار نہیں۔

لیکن، عزیزو، جب روانگی کے لیے تیار ہونا اتنا ضروری ہے، تو کبھی کبھار اس پر گفتگو کرنا بھی بے فائدہ نہیں ہو سکتا، بلکہ میرے نزدیک تو یہ اور بھی اہم ہے، کیونکہ ہمارے دلوں میں اس سنجیدہ موضوع سے دُور ہٹنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ پس، خدا کی مدد سے، آج شام ہمارا مضمون ہوگا۔ ”عظیم آخرت کے لیے تیاری۔“ کیونکہ، جیسا کہ رسول فرماتا ہے، ”خدا نے ہمیں اسی چیز کے لیے تیار کیا ہے،“ اُس نے ہمیں اس موجودہ بدن کے اُترنے اور نئے بدن کے پہننے کے لیے تیار کیا ہے، اور ”اُس نے ہمیں ”اپنی رُوح کا بیعانہ دیا ہے۔“

ہماری تین جہاتِ غور و خوض ہوں گی۔ تیاری کا خود کام، اُس کا مصنف، اور وہ مہر جو وہ اس پر ثبت کرتا ہے، جس کی موجودگی ہمارے تمام شکوک کو دور کر سکتی ہے کہ آیا ہم تیار ہیں یا نہیں۔

تیاری کا کام سب سے پہلے ہے

کیا یہ تقریباً ہر ایک کے نزدیک مسلم نہیں کہ کچھ تیاری لازمی ہے؟ جب کسی دوست یا ساتھی کی وفات کی خبر سنائی جاتی ہے، تو تمہیں سب سے نادان شخص بھی یہ کہتے سنائی دے گا، ”امید ہے، بیچارہ، وہ تیار تھا۔“ یہ محض ایک گزرتا ہوا خیال یا عام جملہ ہو سکتا ہے، مگر ہر شخص یہی کہے گا، ”امید ہے وہ تیار تھا۔“ چاہے ان الفاظ کی گہرائی کو سمجھا جائے یا نہ، مگر ان کی شہرت اس اجتماعی یقین کو ثابت کرتی ہے کہ اگلے جہان کے لیے کچھ تیاری ضروری ہے۔ اور درحقیقت، یہ تعلیم ہمارے مقدس دین کے بنیادی حقائق سے مطابقت رکھتی ہے۔

انسانی فطرت کے مطابق، آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے سے پہلے کچھ نہ کچھ اُن کے لیے کیا جانا ضروری ہے، اور کچھ اُن کے اندر کیا جانا لازم ہے، اور کچھ اُن کے ساتھ کیا جانا ناگزیر ہے، کیونکہ وہ اپنی اصل حالت میں خدا کے دشمن ہیں۔ تم جتنا چاہو اس پر بحث کرو، مگر خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ وہ خود فرماتا ہے کہ ہم اُس کے دشمن اور دل سے اُس سے بیگانہ ہیں۔

اس لیے ہمیں ضرورت ہے کہ کوئی سفیر ہمارے پاس آئے جو صلح کی شرائط لے کر آئے اور ہمیں خدا سے ملا دے۔ ہم نہ صرف دشمن ہیں بلکہ اپنے خالق کے حضور قرض دار بھی ہیں۔ اُس کی شریعت کے قرض دار۔ ہم اُس کے وہ مقروض ہیں جو اپنا قرض چکا نہیں سکتے، اور وہ ایسا قرض ہے جسے وہ محض نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اُس کے عدل کا تقاضا ہے کہ کامل فرمانبرداری بجا لائی جائے، اور ہم اُسے یہ اطاعت دے نہیں سکتے۔ اُس کی حیثیت الوہیت یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم سے کمال کا مطالبہ کرے، اور ہم بحیثیت انسان، اُسے یہ کمال پیش نہیں کر سکتے۔ پس لازم ہے کہ کوئی درمیانی ہستی ہو جو ہمارے اور خدا کے بیچ آ کر ہمارے قرض کو ادا کرے، کیونکہ نہ ہم اُسے چکا سکتے ہیں، اور نہ ہی ہم اس سے بری ہو سکتے ہیں۔

ایک نائب کا ہونا لازم ہے، جو ہمارے اور خدا کے درمیان کھڑا ہو، جو ہماری تمام ذمہ داریاں اپنے سر لے اور انہیں ادا کرے، تاکہ خدا کی رحمت ہم تک پہنچ سکے۔ اس کے علاوہ، ہم سب مجرم ہیں۔ ہم نے خدا کی شریعت کی خلاف ورزی کی ہے، اور اس کے نتیجے میں ہم پہلے ہی مجرم ٹھہرائے جا چکے ہیں۔ ہم، جیسا کہ بعض لوگ بے بنیاد طور پر دعویٰ کرتے ہیں، آزمائش کے دور سے نہیں گزر رہے، بلکہ ہماری آزمائش ختم ہو چکی ہے، ہم اپنی تمام امیدوں کو کھو چکے ہیں، ہم نے شریعت کو توڑ دیا ہے، اور ہم پر فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔ ہم اپنی فطرت کے لحاظ سے مجرم ٹھہرائے جا چکے ہیں، اور اس دنیا میں محض خدا کی رحمت کی مہلت پر زندہ ہیں، جبکہ ایک یقینی اور بولناک سزا کے منتظر ہیں۔ جب تک کہ کوئی ہمارے اور اس عذاب کے درمیان نہ آئے، جب تک کہ کوئی مہربان ہاتھ ہمیں مفت معافی نہ لا دے، جب تک کہ کوئی الہی آواز ہمارے لیے شفاعت نہ کرے اور ہمیں بری نہ کروائے۔ اگر یہ سب ہمارے لیے نہ ہو، تو ہمارے پاس آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے کی کوئی حقیقی امید نہیں ہو سکتی۔

پس کہو، اے بھائیو اور بہنو، کیا یہ کام تمہارے لیے کیا گیا ہے؟ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بہت سے کہہ سکتے ہیں، ”خدا کا شکر ہو، میں اُس کے بیٹے کی موت کے وسیلہ سے اُس سے میل ملا چکا ہوں۔ خدا اب میرا دشمن نہیں، نہ میں اُس کا دشمن ہوں۔ اب میرے اور خدا کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں، میں اُس کے قریب لایا گیا ہوں، اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ بھی میرے قریب ہے اور میں اُس کے لیے عزیز ہوں۔“ یہاں موجود بہت سے لوگ مزید کہہ سکتے ہیں، ”میرے خدا کے حضور قرض ادا ہو چکے ہیں، میں نے مسیح کی طرف نظر کی ہے، جو میرا نائب ہے۔ میں نے اُسے اپنے لیے کفالت کا عہد باندھتے دیکھا ہے، اور میں قائل ہوں کہ اُس نے میرے تمام قرض ادا کر دیے ہیں۔ میں خدا کے عدالتی دربار میں پاک کھڑا ہوں، ایمان مجھے یقین دلاتا ہے کہ میں پاک ہوں۔“

اور اے بھائیو، تم جانتے ہو کہ تم اب مجرم نہیں ٹھہرائے گئے۔ تم نے اُس کی طرف نظر کی ہے جس نے تمہاری مجرمانہ سزا کو اٹھایا، اور تم اُس آیت کی روح کو اپنے اندر سمو چکے ہو، ”پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اور جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں، ان پر سزا کا حکم نہیں۔“ بلاشبہ، یہ آسمان کی بادشاہی کی تیاری ہے۔ اگر ہمارے قرض ادا نہ کیے گئے ہوتے، تو ہم وہاں کیسے داخل ہو سکتے؟ اگر ہم اب بھی مجرم ٹھہرائے گئے ہوتے، تو ہم ابدی طور پر خدا کی رضا کیسے حاصل کر سکتے؟ اگر ہم اب بھی اُس کے دشمن ہوتے، تو ہمیشہ اُس کے حضور کیسے بس سکتے؟ او، ہم اس بات میں خوشی منائیں کہ اُس نے ہمیں اسی کام کے لیے تیار کیا ہے، اور ہماری وکالت کو گہوارے سے قبر تک سنبھالا ہے۔

آسمان کی بادشاہی کی تیاری مزید اس چیز میں مضمر ہے جو ہمارے اندر کی جانی چاہیے، کیونکہ اے بھائیو، غور کرو کہ اگر خداوند ہماری تمام خطائیں مٹا بھی دے، تب بھی ہم آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے کے قابل نہ ہوں گے جب تک کہ ہماری فطرت میں ایک تبدیلی نہ آ جائے۔ اس کتاب کے مطابق، ہم اپنی اصل حالت میں خطاؤں اور گناہوں میں مردہ ہیں۔ نہ صرف بعض، بلکہ ہم سب، بہترین سے بہترین اور بدترین سے بدترین، سب کے سب گناہوں میں مردہ ہیں۔ کیا مردہ لوگ ابدی خدا کے ضیافتوں میں بیٹھ سکتے ہیں؟ کیا آسمانی بزم میں لاشیں شریک ہو سکتی ہیں؟ کیا نئے یروشلم کی پاکیزہ فضا گناہ کی سڑاند سے آلودہ ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں، ایسا ممکن ہی نہیں۔

ہمیں زندہ کیا جانا ضروری ہے، ہمیں اپنی پرانی فطرت کی خرابی سے نکال کر نئی فطرت کی پاکیزگی میں داخل کیا جانا ہے، اور اُس غیر فانی تخم کو حاصل کرنا ہے جو زندہ اور ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ صرف زندہ فرزند ہی زندہ خدا کے وعدوں کے وارث ہو سکتے ہیں، کیونکہ وہ مردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے۔ ہمیں اُس کے فضل کی تخلیقی قدرت کے وسیلہ سے نئی مخلوق بننا ہوگا، ورنہ ہم جلال کے لائق نہ ہوں گے۔

اپنی فطرت کے لحاظ سے ہم سب دنیاوی ہیں۔ ہماری سوچیں زمینی چیزوں کی طرف جاتی ہیں۔ جیسا کہ رسول فرماتا ہے، ہم ”دنیاوی چیزوں کا خیال رکھتے ہیں۔“ ہم دنیا کی خوشیوں کے متلاشی ہیں، دنیا کے اصول ہمیں چلاتے ہیں، دنیا کے خوف ہمیں ڈراتے ہیں، دنیا کی امیدیں اور خواہشیں ہمیں جوش دلاتی ہیں۔ ہم خاکی ہیں، کیونکہ ہم پہلے آدم کی شبیہ رکھتے ہیں۔ مگر اے بھائیو، ہم دنیاوی مزاج کے ساتھ آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتے، کیونکہ وہاں ہمارے لیے کچھ بھی ایسا نہیں ہوگا جو

ہمیں خوش کر سکے۔ آسمان کی بادشاہی کا سونا نہ تو تجارت کے لیے ہے، نہ لالچ کے لیے۔ آسمان کی بادشاہی کے دریا کاروبار کے لیے نہیں، اور نہ ہی آدمیوں کے ہاتھوں ناپاک ہونے کے لیے۔

آسمان کی بادشاہی کی خوشیاں اور جلال سب روحانی اور آسمانی ہیں
 ،آسمانوں میں خوشیاں پاکیزہ ہیں”
 “اور اُس تمام مقام میں سلامتی ہے۔

ایسی سلامتی آسمانی نوعیت کی ہے، اور صرف آسمانی دل رکھنے والوں کے لیے ہے۔ جسمانی مزاج رکھنے والے، لالچی اور حسد کرنے والے، وہ آسمان کی بادشاہی میں کیا کریں گے؟ اگر وہ اُس جگہ میں بھی ہوں جسے آسمان کی بادشاہی کہا جاتا ہے، تب بھی وہ اُس حالت میں نہ ہوں گے جو آسمان کی بادشاہی کہلاتی ہے، اور آسمان کی بادشاہی زیادہ تر ایک جگہ سے بڑھ کر ایک حالت ہے۔ اگرچہ یہ ممکنہ طور پر دونوں ہے، مگر یہ دراصل ایک ایسی حالت ہے جو سعادت، تقدیس اور روحانیت پر مبنی ہے، اور دنیاوی طبیعت رکھنے والے لوگ اُس میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اس کا تضاد بالکل واضح ہے۔

اسی لیے اے بھائیو، دیکھو، کہ پاک روح ہم میں نئی محبتیں پیدا کرے۔ ہمارے سامنے ایک نیا مقصد رکھا جانا ضروری ہے۔ درحقیقت، ہمیں اُن چیزوں سے لگاؤ رکھنا ہوگا جو دیکھی نہیں جاتیں، بجائے اُن چیزوں کے جو دیکھی جاتی ہیں۔ ہماری محبتیں زمین کی طرف جھکنے کی بجائے اُن چیزوں کی طرف مائل ہونی چاہئیں جو اوپر ہیں، جہاں مسیح خدا کے دنبے بیٹھا ہے۔

مزید برآں، ہماری روحانی موت اور دنیاوی طبیعت کے ساتھ ساتھ، ہم سب اپنی فطرت میں ناپاک بھی ہیں۔ کوئی ایک بھی خدا کی نظر میں پاک نہیں۔ ہم سب ناپاک ہیں اور دوسروں کو ناپاک کرتے ہیں، مگر آسمان کی بادشاہی میں وہ سب ”خدا کے تخت کے سامنے بے عیب“ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہاں کسی قسم کے گناہ کو برداشت نہیں کیا جاتا، نہ خیال کے گناہ کو، نہ الفاظ کے، نہ عمل کے۔ فرشتے اور جلال یافتہ ارواح خدا کی مرضی کو بغیر کسی توقف، بغیر کسی اعتراض، اور بغیر کسی کوتاہی کے پورا کرتے ہیں، اور ہمیں بھی اُن ہی کی مانند پاک ہونا ہوگا، ورنہ ہم اُن کے مقدس اجتماع میں داخل نہیں ہو سکتے۔

وہ مقدس دروازے ہمیشہ کے لیے روکتے ہیں”
 آلودگی، گناہ اور شرم کو؛
 وہاں کوئی داخل نہ ہو سکے گا
 “مگر جو بڑے کے پیروکار ہوں۔

مگر کیا ہی حیرت انگیز تبدیلی ایک جسمانی انسان میں آتی ضروری ہے تاکہ وہ مقدس بنے! کن کن غسلوں سے اُسے گزرنا پڑے گا! درحقیقت، اُسے کیا چیز سفید کر سکتی ہے، سوا اُس مشہور زمانہ خون کے جو خدا کے بیٹے نے بہایا؟ کن کن پاکیزگیوں میں سے گزرنا ضروری ہے! درحقیقت، اُسے کیا چیز پاک کر سکتی ہے، سوا اُس پاک روح کی تطہیر کرنے والی قوت کے؟ وہی ہمیں وہ بنا سکتا ہے جو خدا ہم سے چاہتا ہے، یعنی اپنی شبیہ میں نئی تخلیق، راستبازی اور قدوسیت میں۔

یہ کہ ہم میں ایک عظیم تبدیلی واقع ہونی چاہیے، اسے بے دین لوگ بھی تسلیم کریں گے، کیونکہ کلام مقدس میں مذکور آسمان کی بادشاہی کا تصور ہمیشہ نا توبہ یافتہ مردوں اور عورتوں کے لیے ناپسندیدہ رہا ہے، کبھی بھی خوشگوار نہیں۔ جب محمدؐ نے دنیا کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ خدا کا نبی ہے، تو اُس نے جو آسمان کی بادشاہی پیش کی، وہ کسی طور بھی تقدیس اور روحانیت کی آسمان کی بادشاہی نہ تھی۔ اُس کی آسمان کی بادشاہی سراسر نفسانی لذات کی جگہ تھی، جہاں تمام جسمانی خواہشات کو کسی روک ٹوک کے بغیر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پورا کیا جانا تھا۔ یہ وہی آسمان کی بادشاہی ہے جسے گناہگار لوگ پسند کرتے ہیں، چنانچہ یہی وہ آسمان کی بادشاہی تھی جسے محمدؐ نے اُن کے لیے بیان کیا اور اُن سے وعدہ کیا۔

عام طور پر لوگ، خواہ وہ درباری ہوں یا عامی، جب وہ صحیفوں میں آسمان کی بادشاہی کے بارے میں پڑھتے ہیں اور اُس کے مفہوم کو کچھ سمجھتے بھی ہیں، تو اپنے ہونٹوں کو چڑاتے ہیں اور طنزاً پوچھتے ہیں، ”کون ہمیشہ زیور گانے میں مشغول رہنا چاہے گا؟ کون چاہے گا کہ ہمیشہ اُن مقدسوں کے ساتھ بیٹھ کر خداوند کے زبردست کاموں اور اُس کی سلطنت کے جلالی شان و شوکت کے بارے میں گفتگو کرے؟“ ایسے لوگ آسمان کی بادشاہی میں نہیں جا سکتے، یہ بالکل واضح ہے، کیونکہ اُن میں نہ وہ صفت ہے اور نہ وہ اہلیت کہ وہ اُس کی خوشی میں شریک ہو سکیں۔

میرا خیال ہے کہ وائٹ فیلڈ بالکل درست کہتا تھا۔ اگر کوئی شریر آدمی آسمان کی بادشاہی میں داخل بھی ہو جائے، تو وہ وہاں بدبخت ہی رہے گا، کیونکہ ناپاک ہونے کے سبب وہ وہاں خوش نہیں رہ سکتا۔ وہ تو محض آسمان کی بادشاہی کی پاکیزہ محفل سے بیزار ہو کر دوزخ کی پناہ گاہ کی طرف بھاگ جائے گا۔ جب اُس کے سینے میں بدی کی طوفانی خواہشیں بھڑک رہی ہوں، تو وہ مبارک شہر میں راستبازی کے جلال کو کیسے برداشت کر سکے گا؟ اُس کے لیے آسمان کی بادشاہی نہیں، جو اُس کے

لیے روح میں فضل کے کام کے ذریعے تیار نہ کیا گیا ہو۔ پس یہ تیاری نہایت ضروری ہے—ایک تیاری جو ہمارے لیے ہو، اور ایک تیاری جو ہمارے اندر ہو۔

اور اگر ہمیں ایسی تیاری کبھی حاصل ہونی ہے، تو یقینی طور پر یہ ہمیں اسی دنیا میں حاصل ہونی چاہیے۔ یہ تیاری صرف اسی دنیا میں حاصل کی جا سکتی ہے۔ جس لمحے کوئی اپنی آخری سانس لے لیتا ہے، اُسی وقت سب کچھ طے ہو جاتا ہے اور ہمیشہ کے لیے مقرر ہو جاتا ہے۔ ”جیسا درخت گرتا ہے، ویسا ہی پڑا رہتا ہے۔“ جب فطرت نرم اور لچکدار ہوتی ہے، تو اُس میں نقش قائم ہو سکتے ہیں، جو بھی مہر چاہو اُس پر ثبت کر سکتے ہو، مگر ایک دفعہ وہ سخت اور سرد ہو جائے، مستقل اور بے حس ہو جائے، تو پھر اسے تبدیل کرنا ممکن نہیں۔

جب لوہا پگھلا ہوا سانچے میں بہہ رہا ہو، تو تم اُسے جس ہتھیار میں چاہو ڈھال سکتے ہو، مگر جب وہ سرد ہو جائے، تو پھر اُس کی شکل بدلنا بے سود ہوگا۔ جب تمہارے ہاتھ میں گیلی سیاہی کا قلم ہو، تو تم کاغذ پر جو چاہو لکھ سکتے ہو، مگر جب سیاہی خشک ہو جائے، تو اُس کی تحریر قائم رہے گی، اور پھر کون سا فریب اُس میں تبدیلی کر سکے گا؟

یہی تمہاری زندگی کی حقیقت ہے۔ جب یہ ختم ہو جائے گی، تو تمہارا ابدی مقدر طے ہو چکا ہوگا، پھر اُس میں کوئی تبدیلی یا اصلاح ممکن نہ ہوگی۔ جب تمہاری سانس تمہارے جسم سے نکل جائے گی، تو تمہاری ہمیشہ کی حالت اُس لمحے طے ہو جائے گی۔

یہ رہا آپ کے دیے گئے متن کا بائبل کے مقدس اور شاعرانہ انداز میں ترجمہ

کوئی معافی کے فرمان نہیں جاری ہوتے
اُس سرد قبر میں جہاں ہم تیزی سے جا رہے ہیں؛
بلکہ وہاں اندھیرا، موت، اور دائمی ناامیدی
"ابدی خاموشی میں راج کرتی ہیں۔"

ہمیں خدا کے کلام میں کہیں کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ جو رُوح بے ایمانی میں مر جائے، وہ بعد میں ایمان میں داخل کی جائے گی۔ نہ ہی ہمیں کوئی دلیل ملتی ہے کہ اس جہان میں کی جانے والی ہماری دعائیں اُن پر کوئی اثر ڈال سکتی ہیں جو اس زندگی سے کوچ کر چکے ہیں۔

پادریوں کے ذریعے کی جانے والی نجات کی رسومات محض افسانے ہیں، جن کا خدائی اختیار کی چھاؤں میں کوئی وجود نہیں۔ فرمایا کرتے تھے، "خالی جیب کرنے والا"—ایک ایسا نظریہ ہے جو رابینوں (Latimer) "برزخ"—یا جیسا کہ قدیم عالم لٹمر اور پادریوں کی تجوریاں بھرنے کے لیے گھڑا گیا، مگر سچائی کی کتاب یعنی مقدس نوشتوں میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

"خدا کے کلام میں لکھا ہے، "جو پاک ہے، وہ پاک ہی رہے؛ اور جو ناپاک ہے، وہ ناپاک ہی رہے۔ یعنی جیسے تم پر موت وارد ہو، ویسے ہی عدالت میں پائے جاؤ گے، اور اُسی حالت میں تم پر ابدی جزا یا ابدی سزا کا حکم نافذ ہوگا، ازل سے ابد تک۔ پس تیاری لازم ہے، اور یہ تیاری مرنے سے پہلے ہونی چاہیے۔"

مزید یہ کہ ہمیں اس حقیقت کو جاننا چاہیے—کیونکہ یہ جاننا ممکن ہے—کہ آیا ہم مکمل طور پر تیار ہیں یا نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسا ممکن نہیں، مگر وہ عام طور پر وہی لوگ ہوتے ہیں جو اس معاملے سے ناواقف ہوتے ہیں۔ پرانی نسل کے مقدس عالموں کی تحریریں اس حقیقت کا کھلا ثبوت ہیں کہ وہ ایمان کی کامل یقین دہانی سے بھرپور زندگی گزارتے تھے۔ وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے یوحنا رسول کے الفاظ میں کہا کرتے تھے، "ہم جانتے ہیں کہ اگر ہمارا یہ زمینی خیمہ "ڈھا دیا جائے تو ہمارے لیے آسمان پر خدا کے ہاتھوں سے بنا ہوا ایک گھر موجود ہے جو ابدی ہے۔" "وہ ایوب نبی کی طرح گواہی دیا کرتے تھے، "میں جانتا ہوں کہ میرا فدیہ دینے والا زندہ ہے

درحقیقت، خدا کے بہت سے فرزند آج بھی کامل اور غیر متزلزل یقین کے ساتھ جیتے ہیں کہ جب اُن کی آخری گھڑی آئے گی، یا جب خود خداوند آسمان سے نعرہ بلند کرتا ہوا نازل ہوگا، تو اُن کے لیے سوائے خوشی اور سلامتی کے کچھ نہ ہوگا۔ اُنہیں کسی خوف کا سامنا نہ ہوگا، نہ ہی کوئی گھبراہٹ اُن کے دلوں پر چھا سکے گی۔ ہم میں سے بہت سے لوگ برسوں سے اسی پُر یقین ایمان میں جیتے ہیں کہ ہم اُس آرام اور برکت کے وارث ہیں جو خدا کے لوگوں کے لیے تیار رکھی گئی ہے۔

"اے عزیزو! خدا نے ہمیں ایسی مشتبہ حالت میں نہیں چھوڑا کہ ہمیں ہر وقت یہی سوال کرنا پڑے، "کیا میں اُس کا ہوں، یا نہیں؟ بلکہ اُس نے ہمیں مضبوط بنیادیں فراہم کی ہیں تاکہ ہم یقینی بنا سکیں۔ اُس کا کلام فرماتا ہے، "جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے، وہ "نجات پائے گا۔"

پس اگر ہم ان دو احکام کے تابع ہو چکے ہیں، تو ہم یقین کر سکتے ہیں کہ ہم نجات یافتہ ہیں، کیونکہ ہمارا خدا اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے۔

وہ فرماتا ہے کہ جو ایمان لا کر نیکی میں ثابت قدم رہیں گے، وہ ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوں گے۔
پس اگر اُس کے فضل کے ذریعے ہم راستبازی میں قائم رہیں، اور اُس کے خوف میں چلتے رہیں، تو ہم پورے یقین کے ساتھ جان سکتے ہیں کہ اس راستے کا انجام وہی جلال ہوگا جو ایمانداروں کے لیے مقدر کیا گیا ہے۔ ہمیں بے یقینی کی حالت میں نہیں رہنا چاہیے۔

افسوس! کتنے لوگ مرنے کی تیاری کو بالکل پس پشت ڈال دیتے ہیں
وہ ہر چیز کے لیے تیار رہتے ہیں، مگر اُس ایک ضروری چیز کے لیے نہیں جس کے بغیر سب بے سود ہے۔
اگر اسی لمحے تمہیں بلاوا آ جائے، تو تم میں سے کتنے لوگ خوف سے کانپ اٹھیں گے
اگر کوئی فرشتہ آسمان میں نمودار ہو اور بادلوں سے پیغام آئے کہ ہم میں سے کسی ایک کو ابھی اپنے جسم کو چھوڑ کر خدا کے حضور حاضر ہونا ہے،
تو دیکھو! کتنے لوگ کپکپا اٹھیں گے
!کتنے دیر سے بھولی ہوئی دعاؤں کو دہرانے لگیں گے

مگر تم تیار نہیں ہو۔
اور مجھے اندیشہ ہے کہ تم کبھی بھی تیار نہ ہو پاؤ گے۔
جس بے فکری میں تم نے اپنی زندگی گزاری ہے، وہ تمہاری عادت بن چکی ہے۔
ایسا لگتا ہے کہ تم نے خود ہی یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اپنے گناہوں میں ہی مر جانا ہے

کیا تم نے کبھی آرکنیس، یونانی جابر حکمران کی کہانی سنی ہے، جو ایک دعوت میں جا رہا تھا؟ راستے میں ایک قاصد اُس کے پاس آیا اور نہایت اصرار سے درخواست کی کہ وہ اس خط کو پڑھے جو وہ لایا تھا۔ اُس خط میں اُس کے خلاف ایک سازش کی خبر تھی کہ وہ اسی دعوت میں قتل کر دیا جائے گا۔ مگر اُس نے خط لیا اور جیب میں ڈال دیا۔ قاصد بار بار تاکید کرتا رہا کہ یہ "معاملہ نہایت سنجیدہ ہے، مگر آرکنیس نے بے پروائی سے کہا، "سنجیدہ معاملات کل کے لیے، آج رات دعوت کا لطف اُسی رات خنجر اُس کے دل میں پیوست ہوا، حالانکہ اُس کے پاس وارننگ موجود تھی، جو اگر وہ سنجیدگی سے لیتا، تو ہلاکت سے بچ سکتا تھا۔

"افسوس! کتنے ہی لوگ کہتے ہیں، "سنجیدہ باتیں کل کے لیے
انہیں کوئی اندیشہ نہیں کہ جب اُن کی خوشی ختم ہو جائے گی، تو وہ یہ سمجھیں گے کہ اب فرصت ہے کہ وہ ان اہم امور پر غور کریں۔ مگر کیا یہ زیادہ دانائی کی بات نہ ہوگی کہ پہلے ان معاملات پر دھیان دیا جائے؟
کیا تمہیں اس سے بہتر مسرت اور پاکیزہ ضیافت میسر نہ ہوگی جو فانی دنیا کے ہنگاموں سے کہیں اعلیٰ ہو—ایسی مقدس شادمانی اور روحانی طعام جو امر رُوحوں کو زیب دیتا ہے؟

کیسی بے وقعت اور حقیر وہ خوشی ہے جو آدمیوں کو بچوں کی مانند بنا دیتی ہے، جو کھلونے سے بہل جاتے ہیں اور تنکے سے گدگدائے جاتے ہیں! پھر یہ بے وقوفی میں گرا کر انہیں بے معنی ہنسی میں ڈال دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ اکثر حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں۔

!کاش، میں کسی بے پروہ شخص کے ذہن میں سنجیدگی کا ایک خیال ثبت کر سکتا
کیا تم نہیں جانتے کہ وقت مختصر ہے؟ کہ زندگی ناپائیدار ہے؟ کہ مواقع آندھی کی رفتار سے تمہارے سامنے سے گزر جاتے ہیں؟ کہ امید دھوکہ دیتی ہے انہیں جنہیں موت کے پنجے اپنی گرفت میں لے چکے ہیں؟ کہ کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں تم اپنے دل کو آمادہ کر سکو؟ اور آخر میں وہ جھٹکا اچانک ہی آئے گا؟

یہ کون سا جملہ ہے جو زیادہ مشہور اور کون سا سبق ہے جو زیادہ عام ہے، مگر کون سا حکم ہے جسے سب سے زیادہ
"نظر انداز کیا جاتا ہے، "اپنے خدا سے ملنے کے لیے تیار ہو
ہم اسے جتنا بھی بیان کریں، اس کا اعلان کریں، اسے منادی کریں، اکثر لوگ تیار نہیں ہوتے۔
وہ جانتے ہیں کہ یہ انجام اٹل ہے، وہ دیکھتے ہیں کہ تیاری لازمی ہے، مگر وہ اسے ملتوی کرتے ہیں اور دیر کرتے ہیں، بجائے اس کے کہ وہ فوراً تیاری کریں۔

خدا کرے کہ تم میں سے کوئی اس قدر غفلت نہ کرے کہ اُس کی کانپتی ہوئی رُوح اُس نامعلوم مگر نہ اجنبی مقام میں جا پہنچے،
!اور وہ اپنی ہلاکت کا فیصلہ جہنم میں پڑھے

دوم: رہا یہ سوال کہ موت کی تیاری کا بانی کون ہے، تو متن فرماتا ہے
"جس نے ہمیں اسی کے لیے تیار کیا، وہ خدا ہے۔"

پس یہ واضح ہے کہ صرف خدا ہی انسان کو آسمان کی بادشاہی کے لائق بناتا ہے۔ وہی انہیں اسی مقصد کے لیے تیار کرتا ہے۔ آدم کو فردوس کے لائق کس نے بنایا؟ کیا یہ خدا کے سوا کوئی اور تھا؟ اور اُس سے بھی برتر فردوس کے لیے ہمیں کون مستعد کرے گا، سوائے خدا کے؟

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہم خود کو تیار نہیں کر سکتے، کیونکہ کلام مقدس کے مطابق ہم گناہوں اور خطاؤں میں مردہ ہیں۔ کیا مُردے خود اپنی قبر سے نکل سکتے ہیں؟ کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ کفن خودبخود کھل جائیں، اور کتبے اپنی جگہ سے ہٹ جائیں، کیونکہ اندر دفن لاش نے اپنے بل پر اُٹھنے کی کوشش کی؟
نہیں، ایسا کبھی ہوا نہ ہوگا! مُردے ضرور جی اُٹھیں گے، مگر وہ اُس لیے اُٹھیں گے کہ خدا انہیں زندہ کرے گا۔ جیسے ایک جسمانی مُردہ اپنی بے جان ہڈیوں میں جان نہیں ڈال سکتا، ویسے ہی گناہ میں مردہ انسان خود کو زندہ نہیں کر سکتا، نہ ہی وہ اپنے آپ کو خدا کے حضور آنے کے قابل بنا سکتا ہے۔

وہ تبدیلی جو ہمیں آسمان کی بادشاہی کے لیے تیار کرتی ہے، ایک نئی تخلیق ہے۔ اور تخلیق کا مفہوم یہی ہے کہ انسانی تدبیر، فہم اور دانش سب بے کار ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ وہ اپنے دل کو نیا بنا سکتا ہے، تو اُسے چاہیے کہ پہلے جا کر ایک مکھی تخلیق کرے! جب تک وہ ایسا نہ کر لے، اُسے یہ دعویٰ کرنے کی جُرأت نہ ہونی چاہیے کہ وہ مسیح یسوع میں کسی کو نئی مخلوق بنا سکتا ہے۔ اور پھر بھی، اگر کوئی مکھی بنا بھی لے، تو اُس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ مکھی نے خود کو پیدا کیا؟ اور کیا یہ اُس عظیم تخلیق کا ادنیٰ سا ثبوت ہوگا کہ کوئی انسان اپنے بل بوتے پر نیا دل پیدا کر لے؟

پہلی تخلیق خدا کا کام تھی، اور نئی تخلیق بھی اُسی کا کام ہونی چاہیے۔ پتھرِ لا دل نکال کر گوشتینی دل دینا ایک معجزہ ہے۔ انسان اُسے انجام نہیں دے سکتا، اگر وہ اُس کی کوشش کرے گا، تو شرمندگی اور ناکامی اُس کا مقدر ہوگی۔ خداوند ہی ہمیں نئی مخلوق بناتا ہے!

اور کیا ہم، جنہوں نے خدا کے اس کام کا کچھ تجربہ پایا ہے، اسی بات کو محسوس نہیں کرتے کہ یہ سب اُس کے فضل سے ہے؟ کیا سب سے پہلے ہم نے خود ابدی چیزوں پر دھیان دینا شروع کیا تھا؟ کیا ہم، جو بھٹکے ہوئے بھیڑ تھے، خودبخود واپس آ گئے؟
!ہرگز نہیں!

یسوع نے مجھے ڈھونڈا جب میں اجنبی تھا،
"خدا کی بھیڑوں کے ریوڑ سے بھٹک رہا تھا۔"

، اور جب سے ہم مسیح یسوع میں زندہ کیے گئے ہیں
ہماری حفاظت اور ہماری روحانی ترقی کا سہرا کس کے سر بندھتا ہے؟
کیا ہمیں ہر ایک گناہ پر فتح، اور روحانی زندگی میں ہر پیش رفت کو خدا کے عمل سے منسوب نہیں کرنا چاہیے، اور اپنی طرف کچھ بھی نسبت نہیں دینی چاہیے؟
"ایک سادہ لوح آدمی نے ایک مرتبہ کہا، "یہ خدا اور میں نے مل کر کیا۔"
"کسی نے پوچھا، "چارلی، تم نے اس میں کیا حصہ لیا؟"
اُس نے جواب دیا، "یقیناً میں نے تو بس یہی کیا کہ جہاں تک ہو سکا خدا کو روکنے کی کوشش کی، اور اُس نے مجھے شکست دے دی!"

!اگر ہم سچ کہیں تو ہماری حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے
ہمارے نجات کے معاملے میں—ہم، یعنی ہماری پرانی فطرت—بس یہی کرتے ہیں کہ اُسے روکنے کی کوشش کرتے ہیں، اور خداوند ہم پر غالب آ کر ہماری بدی کی رغبتوں کو توڑ ڈالتا ہے۔
شروع سے آخر تک، یسوع مسیح کو ہماری نجات کا بانی اور کمال تک پہنچانے والا ہونا چاہیے، ورنہ یہ نہ کبھی شروع ہوتی،
!اور نہ کبھی مکمل ہوتی!

!اے عزیزو، ذرا سوچو کہ آسمان کی بادشاہی کے لائق ہونے کا مطلب کیا ہے
!آسمان کے لیے انسان کو کامل ہونا ضروری ہے

!اے وہ لوگو جو یہ سمجھتے ہو کہ تم اپنے بل بوتے پر خود کو تیار کر سکتے ہو، جاؤ، اور ایک دن کے لیے کامل بن کر دکھاؤ
تمہاری اپنی ہی بے فائدہ سوچ، اِس دغا باز دنیا کی آزمائشیں، اور ابلیس کے ناپاک فریب تمہاری اِس خودساختہ نیکی کو راکھ کر
!دیں گے، اور تمہاری تمام بناوٹ کو بھوسے کی مانند اڑا دیں گے

مخلوق کی کامل حالت یہ کیسا لغو خیال ہے
 کیا کسی نے کبھی اسے حاصل کرنے کا دعویٰ کیا؟
 ایسے ہر مدعی کے یہی دعوے اس امر کی سب سے بڑی دلیل ہیں کہ وہ کامل نہیں تھا
 جو شخص سب سے زیادہ پاکیزگی کے قریب ہوتا ہے، وہی سب سے زیادہ اپنے جسم کی کمزوریوں پر ماتم کرتا اور آہیں بھرتا
 ہے!

نہیں، اگر کامل ہونا ضروری ہے—اور یہ ضروری ہے، ورنہ ہم آسمان کی بادشاہی کے لائق نہ ہوں گے—تو یہ صرف خدا کے
 عمل کے ذریعے ممکن ہے
 انسان کے بنائے ہوئے سب کام ناقص ہوتے ہیں، وہ ہمیشہ کسی نہ کسی طرح خراب ہو جاتے ہیں
 ، اُس کی بہترین کاریگری میں بھی سدھار کی گنجائش رہتی ہے
 ! اُس کی حسین ترین صناعی کو بھی مزید خوبصورت بنایا جا سکتا ہے
 ! خدا ہی کامل ہے، اور وہی کامل کرنے والا ہے
 :مبارک ہے خدا، کہ ہم اس حقیقت کو دل کی گہرائی سے قبول کرتے ہیں
 "جس نے ہمیں اسی کے لیے تیار کیا، وہ خدا ہے"

لیکن اے میرے عزیزو، جو خدا کو نہیں جانتے، میں تم سے کیا کہوں؟
 ، تم یقیناً آسمان کے لیے تیار نہیں ہو سکتے
 ، تمہارا معاملہ خدا کے سپرد نہیں ہے
 ! وہ تمہارے لیے کچھ نہیں کر رہا
 ! اُس نے تم میں اچھے کام کی ابتداء نہیں کی
 ! تم اس دنیا میں یوں زندگی بسر کرتے ہو جیسے کوئی خدا ہی نہیں
 ، یہ زبردست حقیقت، کہ وہ موجود ہے
 ! تمہارے دل پر کچھ اثر نہیں کرتی
 ، اگر یہاں بیس خدا ہوتے، یا کوئی خدا نہ ہوتا
 ! تو بھی تمہارا طرز عمل یوں ہی رہتا
 ، تم اُس کی فرمانبرداری کے دعوے کو سراسر نظرانداز کرتے ہو
 ! اور اُس کی شریعت کے سامنے اپنی ذمہ داری سے انکاری ہو
 ! حقیقت میں، سوچ اور عمل میں، تم اس دنیا میں بغیر خدا کے ہو

! اے بیچارہ، تو نے اپنے خالق کو بھلا دیا
 ! اے بھٹکی ہوئی جان، تو نے اپنے آپ کو پوری کائنات کے نظام سے کاٹ ڈالا ہے
 ! تو اُس عظیم آسمانی باپ سے بیگانہ ہو چکا ہے
 —مجھے لرزہ آتا ہے، اس حقیقت کو سوچ کر
 ! کہ تُو کھلے سمندر میں بغیر پتوار اور بغیر قطب نما کے بھٹک رہا ہے
 ! کہ تُو ایک ویرانے میں گم ہے، جہاں کوئی راستہ نہیں

، مگر، اے افسوس زدہ، اتنا جان لے
 ، کہ اگر تُو خدا کو نہیں دیکھتا
 ! تو خدا تجھے دیکھتا ہے
 ! وہ اسی لمحہ تجھے دیکھ رہا ہے
 ! وہ اسی ساعت تجھے سُن رہا ہے
 ، اگر تُو بس ایک خوابش ہی اُس کی طرف بلند کرے
 ! تو وہ قبول کی جائے گی اور پوری کی جائے گی
 ، وہ ابھی بھی تجھ میں وہ نیک کام شروع کر سکتا ہے
 ! جو تجھے مقدسوں کی میراث میں شریک ہونے کے لائق بنا دے
 سو، اس تیاری کی مہر پر مختصر مگر توجہ سے غور کیا جائے۔

رسول فرماتا ہے:
 "جس نے ہمیں اسی کے لیے تیار کیا، وہ خدا ہے، جس نے ہمیں رُوح کا بیعانہ بھی دیا۔"

جیسے مالک مزدوروں کو ہفتہ بھر میں کچھ اجرت ادا کر دیتے ہیں، تاکہ ہفتے کی رات جب پورا حق دیا جائے تو یہ اُس کا پیش خیمہ ہو،
 ویسے ہی خدا اپنے رُوح القدس کو اپنے لوگوں کے لیے بیعانہ کے طور پر عطا کرتا ہے،
 تاکہ جب وہ مزدوروں کی مانند اپنا وقت پورا کریں،
 تو وہ اپنے مکمل اجر کو پائیں۔

ہمارے دیہاتی لوگ جب کھیتی کاٹنے کا وقت قریب دیکھتے ہیں،
 تو وہ کھیتوں میں جا کر چند خوشے توڑ لیتے ہیں
 اور اُن کے کنارے باندھ کر اُسے اپنے گھر کی دیوار پر سجا دیتے ہیں
 تاکہ وہ آنے والی فصل کا نشان اور پیشگی ثبوت ہو۔
 اسی طرح، خدا اپنے رُوح القدس کو ہمارے دلوں میں رکھتا ہے
 تاکہ وہ آسمان کی بادشاہی کی نشانی اور بیعانہ ہو

اور جیسے گندم کے خوشے اُسی جنس اور کیفیت کے ہوتے ہیں،
 جس کا پورا کھیت بعد میں کاٹا جاتا ہے
 ویسے ہی رُوح القدس کی عطا آسمان کی بادشاہی کا پہلا ذائقہ ہے
 جب تُو اُس کو پاتا ہے
 تو تیری جان کو صاف گواہی ملتی ہے کہ آسمان کی بادشاہی کیسی ہو گی
 —تُو آسمان کا ایک حصہ پا لیتا ہے
 جیسا کہ ڈاکٹر واٹس کہتا ہے، "ایک چھوٹا سا آسمان" تجھ میں بسا دیا جاتا ہے

پس، اے عزیز سامع، اپنے آپ سے یہ سوال کر:
 "کیا میں نے رُوح کا بیعانہ پایا ہے؟"
 اگر ایسا ہے، تو تُو آسمان کے لیے تیار ہے
 اور اگر نہیں، تو تُو اب بھی خدا کے رازوں سے بیگانہ ہے
 اور تیرے پاس کوئی بنیاد نہیں کہ تُو یقین کرے
 کہ مقدسوں کی میراث تیرا حصہ ہو گی

آ، بتا، کیا تُو نے رُوح القدس پایا ہے؟
 "اگر تُو کہے،" میں کیسے جانوں؟
 تو جان لے کہ جہاں رُوح القدس موجود ہوتا ہے
 —وہاں وہ کچھ برکات کو جنم دیتا ہے
 جن میں توبہ سرفہرست ہے

کیا تُو نے کبھی گناہ پر ندامت محسوس کی؟
 کیا تُو اُسے نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے؟
 کیا تُو اُسے چھوڑنے کی کوشش کرتا ہے؟
 کیا تجھے اس کا غم ہے کہ تُو نے کبھی گناہ سے محبت کی؟
 کیا تیرا دل گناہ کے بارے میں بدل چکا ہے
 یہاں تک کہ جو پہلے لذت معلوم ہوتا تھا، اب دکھ دے؟
 اور گناہ کی تمام مٹھاس، اب زہر معلوم ہوتی ہے؟

جہاں رُوح القدس بستا ہے، وہاں توبہ کے بعد
 سب نیک برکات بھی ایک حد تک ضرور پائی جاتی ہیں
 گو کامل نہیں، کیونکہ فضل میں بڑھنے کی ہمیشہ گنجائش رہتی ہے
 صبر، جو خداوند کی مرضی کو قبول کرتا ہے
 بخشش، جو ہمیں دوسروں کی خطائیں معاف کرنے کے قابل بناتی ہے
 —پاک دلیری، جو ہمیں مسیح کا نام لینے اور اُس کی سچائی کا دفاع کرنے سے نہیں ڈراتی
 یہ سب وہاں ضرور موجود ہوں گے

حقیقت یہ ہے کہ جہاں رُوح القدس نازل ہوتا ہے،
وہاں وہ تمام روحانی برکات کے بیج ہوتا ہے
!اگرچہ وہ سب ترقی پذیر ہوتی ہیں
!اور جہاں رُوح القدس ہوتا ہے، وہاں خوشی بھی ضرور ہوتی ہے
!وہ خوشی، جو دنیا کی ہر مسرت سے برتر، اور دل کو بلند کرنے والی ہے
!سوچ، کہ خدا خود ایک غریب انسان کے دل میں بسنے آئے

،اگر تیرے سینے پر پیرے یا موتیوں کا ایک جھلملاتا صلیب ہو
،تو لوگ شاید تجھ پر رشک کریں
،لیکن اگر خدا خود تیرے اندر بستا ہے
!تو یہ اُس سے کہیں اعلیٰ ہے

"!خدا ہم میں بستا ہے، اور ہم اُس میں"
!اوہ! کیسا مقدس بھید
!اوہ! کیسی بے بیان خوشی کی پیدائش
،اوہ! کیسا جلالی چشمہ
!جو زمین کو آسمان بنا دیتا ہے

کیا تُو نے کبھی یہ خوشی چکھی ہے؟
!یہ خوشی کہ تیرا گناہ معاف ہوا ہے
!یہ خوشی کہ تُو خدا کا فرزند ہے
!یہ خوشی کہ ہر چیز تیرے بھلے کے لیے کام کر رہی ہے
،یہ خوشی کہ جلد، اور جتنی جلدی ہو سکے، تُو اُس جگہ پہنچے گا
!جہاں خوف، غم، درد اور تنگی کا کوئی نام نہ ہو گا

،جہاں خدا کا رُوح ہے، وہاں یہ خوشی کسی نہ کسی درجہ میں ضرور ہو گی
!کیونکہ یہ آسمان کی بادشاہی کا بیعنامہ ہے

،اور یہ نعمت واضح طور پر اُس زندہ ایمان سے ظاہر ہو گی
!جو خداوند یسوع مسیح پر قائم ہو
،اگر تُو کسی بھی چیز پر مسیح کے سوا بھروسا رکھتا ہے
!تو رُوح القدس تیرے اندر نہیں
لیکن اگر تُو ایک نادار گناہگار کی مانند
،اُس کے پاس آیا
،اُس کی معافی میں شریک ہوا
،اُس کے مبارک قدموں کو چوما
،اور اب فقط اُس ہی پر تکیہ کر رہا ہے
،تو جان لے کہ تُو نے رُوح القدس پایا
!اور آسمان کی بادشاہی کا ذائقہ ابھی سے لے لیا ہے

اے بھائیو اور بہنو، یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم پورے شعور کے ساتھ رُوح القدس سے معمور ہونے کی طلب کریں۔

،ہم اکثر تھوڑی سی روحانی برکت پر قناعت کر لیتے ہیں
!مگر ہمیں افضل نعمتوں کے لیے زیادہ حریص ہونا چاہیے
،ہمیں تڑپنی چاہیے کہ رُوح القدس کی قوت سے ملبس ہوں
اور رُوح القدس اور آگ میں بیتسمہ پائیں۔

،جتنا زیادہ ہم اُسے پائیں گے
،اتنا ہی زیادہ ہمارے دل میں آسمان کی یقینی تسلی ہو گی
،اتنے ہی زیادہ ہمیں آسمان کی بادشاہی کے ذائقے ملیں گے

اور اتنی ہی زیادہ ہماری امید زندہ ہو گی
!جو ہمیں آسمان کے لیے مستعد کرے گی

سو، میں نے تمہیں بتایا کہ تیاری کی ضرورت کیا ہے
تیاری کا بانی کون ہے
اور وہ بڑی مہر کیا ہے
جو اس تیاری کی سچائی پر گواہی دیتی ہے۔

اگر تیرا ایماندار ضمیر تجھے یہ گواہی دیتا ہے
کہ تُو نے نجات کی اس مقدس نشانی کو پایا ہے
!تو تجھے کیسی مسرت ہونی چاہیے

!خوش ہونے سے مت ڈر
کچھ مسیحی ہمیشہ افسردگی کے سایہ میں رہنا پسند کرتے ہیں
!گویا وہ آسمان کی روشنی میں آنے کی جرات نہیں رکھتے

کئی بار میں نے لوگوں کو یہ کہتے سنا
"ہم نے اپنے آپ کو لطف اندوز ہوتے نہیں پایا۔"
اے عزیزو
یہ کیسی افسوس کی بات ہو گی
!اگر ہم فقط اپنے آپ میں خوشی ڈھونڈیں

!مگر اوہ
کیسی لذت بخش بات ہے
جب تُو اپنے خدا میں خوشی پاتا ہے
اور اُس کی رحمتوں میں
اُس کے وعدوں میں
!اور اُن برکتوں میں جو اُس کے وسیلہ سے تجھے پہنچتی ہیں

جب تُو خداوند کی محبت کی میز کے گرد بیٹھے
!تو دعوت سے لطف اندوز ہونے میں نہ شرما
وہاں کچھ زینت کے لیے نہیں رکھا گیا
وہاں کوئی نمائشی مٹھاس نہیں
بلکہ وہاں وہ نعمتیں ہیں
!جن کا مقصد کھایا جانا اور حاصل کیا جانا ہے

پس، اگر تُو یقین رکھتا ہے کہ تُو مسیح میں جیتا ہے
اور مسیح پر جیتا ہے
!تو بے خوف ہو کر گاتے ہوئے گھر جا

اب میں اپنے آسمانی مکان کا حق صاف پڑھ سکتا ہوں"
ہر خوف کو خیر باد کہتا ہوں
!"اور اپنے آنسو پونچھ لیتا ہوں"

یہ تیری گھر کی برکت ہو گی
!کہ تُو خوشی سے معمور ہو

جب تُو گھر پہنچے گا
شاید وہاں کچھ مشکلات تیرا انتظار کر رہی ہوں
مگر اگر تُو خداوند کی خوشی میں بھرا ہوا ہو گا
!تو تُو اُن پریشانیوں کو بہتر سنبھال سکے گا

اپنے دل کو ہمیشہ خداوند کے خوف میں بیدار رکھ
!اور اُس کی حضوری کی خوشی میں قائم رہ

پھر، اگر کوئی چھوٹی سی آزمائش تجھے بے چین کرنے آئے
،تو تُو کہہ سکے
میں کون ہوں کہ پریشان ہو جاؤں، یا غضبناک ہو جاؤں، یا اس معمولی بات پر دلگیر ہوں؟"
،یہ دنیا میری حقیقی خوشی کی جگہ نہیں
،یہ دنیا میرا آسمان نہیں
!"یہ دنیا میرا خدا نہیں

،اگر تُو سب کچھ مجھ سے لے لے
تو بھی میں شکایت نہ کروں گا؟
،جو کچھ بھی میرے پاس تھا
!وہ پہلے ہی تیرا تھا

،اگر سارا جہان بھی جاتا رہے
،تو بھی میں شکوہ نہ کروں گا
بلکہ ہمیشہ رہنے والی خوشی
!"تجھ میں اور صرف تجھ میں ڈھونڈوں گا

!مگر اوہ
اگر تُو محسوس کرے
اور دیانتداری سے تسلیم کرے
،کہ تُو مرنے کے لیے تیار نہیں
،کہ تُو آسمان کے لائق نہیں بنایا گیا
،تو بالکل مایوس نہ ہو
بلکہ اس پر خدا کا شکر کر
کہ تُو اُس جگہ پر ہے
!جہاں انجیل کی منادی کی جاتی ہے

،کیونکہ "ایمان سننے سے آتا ہے
!"اور سننا خدا کے کلام سے

،پس، خدا کے کلام کو زیادہ سے زیادہ سن
اور خدا سے دُعا میں گریہ کر
کہ جو تُو سنتا ہے
!وہ تیرے دل میں برکت لائے

،اور سب سے بڑھ کر
اُس الہی حکم کی سختی سے پیروی کر
جو تجھے کہتا ہے
،کہ مسیح یسوع پر ایمان لا
!جسے خدا نے بھیجا ہے

کیونکہ ابدی زندگی
:اُسی ایک جملے میں پوشیدہ ہے

،خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا"
!"تو تُو نجات پائے گا

،یہی سب کچھ تجھ سے مانگا گیا ہے
،اور یہی فضل بھی تجھے بخشتا ہے
،کہ تُو اُس پر بھروسا رکھ
،جس نے ، بطور خدا کا بیٹا
!انسانوں کے گناہوں کے لیے اپنی جان دی

!خدا تجھے یہ ایمان بخشے
،تاکہ تُو موت کا سامنا خوشی سے کر سکے
،یا خداوند کے آنے کو سلامتی سے دیکھ سکے
!چاہے جو کچھ بھی تیرا نصیب ہو

آمین۔